«ہوٹل چنار» کو چار ماہ میں ہوٹل کے طور پر بحال کرنے کا اعلان، 40 ملازمین بیروزگار ہونے سے بچ گئے

چراغشہر ریلوے اسٹیشن کے سامنے واقع ۴۰ کمروں پر مشتمل ہوٹل کو ریلوے انتظامیہ نے ایک نجی سرمایہ کار کے حوالے کر دیا۔ ہوٹل کی بحالی پر 40 ملازمین کا روزگار برقرار رہے گا۔

چراغشہر نیوز سروس

چراغشہر ریلوے اسٹیشن کے سامنے واقع ۴۰ کمروں پر مشتمل ہوٹل «چنار» کو چار ماہ کی بحالی کے بعد دوبارہ مسافروں کے لیے کھول دیا گیا ہے۔ ریلوے انتظامیہ کے مطابق ہوٹل کو ایک نجی سرمایہ کار کے حوالے کیا گیا ہے جو اس کی مرمت، فرنیچر اور باورچی خانے پر مجموعی طور پر 1.2 کروڑ روپے خرچ کرے گا۔ اس دوران ہوٹل سے وابستہ 40 ملازمین کا روزگار برقرار رہے گا۔

ریلوے انتظامیہ کے ڈویژنل منیجر چراغشہر ڈویژن کے مطابق ہوٹل کا ٹھیکہ پانچ سال کے لیے دیا گیا ہے اور اس کا کرایہ پہلے سال 18 لاکھ روپے سالانہ ہوگا جو ہر سال 10 فیصد بڑھے گا۔ ٹھیکے کی شرائط میں یہ بھی شامل ہے کہ ہوٹل کا کم از کم 30 فیصد کمرے ریلوے ملازمین اور ان کے اہل خانہ کے لیے رعایتی نرخ پر دستیاب رہیں گے۔ ڈویژنل منیجر نے کہا کہ ٹھیکہ منسوخ کرنے کا اختیار ریلوے کے پاس محفوظ ہوگا اگر معیار میں کمی آئی۔

ہوٹل کے ملازم یونین کے صدر محمد یونس نے کہا کہ ملازمین نے اس فیصلے کا خیرمقدم کیا ہے کیونکہ ہوٹل کے بند ہونے سے سب سے زیادہ نقصان ان خاندانوں کو ہوا جو برسوں سے یہاں کام کر رہے تھے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ یونین نئے ٹھیکے کی شرائط پر نظر رکھے گی تاکہ ملازمین کو کسی دباؤ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ان کے مطابق ماضی میں ملازمین کو بغیر تنخواہ کے چھٹی پر بھیجا گیا تھا جو قانون کی خلاف ورزی ہے۔

نئے ٹھیکے کے تحت ہوٹل کے کمروں کا کرایہ موسم کے لحاظ سے طے کیا جائے گا۔ سرد موسم میں کمرے 1500 روپے اور گرمیوں میں 2000 روپے میں دستیاب ہوں گے۔ ریلوے حکام کے مطابق اسٹیشن پر آنے والے مسافروں کی تعداد روزانہ 3 ہزار کے قریب ہے اور توقع ہے کہ ہوٹل کا 60 فیصد کمرہ روزانہ بھرا رہے گا۔

ہوٹل کے باورچی خانے کو جدید بنایا جائے گا اور وہاں حلال کھانے کے ساتھ ساتھ چائنیز اور کانٹی نینٹل کھانے بھی دستیاب ہوں گے۔ ریلوے حکام کے مطابق ہوٹل کے باہر پارکنگ کی جگہ بھی بڑھائی جائے گی تاکہ گاڑیاں سڑک پر نہ کھڑی ہوں۔ ٹھیکیدار کمپنی نے یقین دہانی کرائی ہے کہ مرمت کا کام 45 دن میں مکمل کر لیا جائے گا تاکہ سیاحت کا موسم شروع ہونے سے پہلے ہوٹل مکمل طور پر کام کرنے لگے۔

ریلوے حکام کے مطابق اگر یہ تجربہ کامیاب رہا تو دیگر اسٹیشنوں پر واقع ریلوے ہوٹلوں کو بھی اسی طرح نجی شعبے کے حوالے کیا جائے گا۔ ریلوے بورڈ کے چیئرمین کے دفتر سے جاری ہونے والے ایک سرکلر میں کہا گیا ہے کہ ہر ڈویژن اپنے علاقے کے ہوٹلوں کی فہرست اور ان کی آمدنی کا ریکارڈ تین ماہ کے اندر ہیڈ کوارٹر بھیجے گا تاکہ پالیسی کا جائزہ لیا جا سکے۔

ہوٹل کے مرکزی داخلے پر کھڑے ملازمین کی تصویر، جو ہوٹل کے دوبارہ کھلنے کی خوشی میں کیمرے کی طرف دیکھ رہے ہیں

ہوٹل کے ملازمین کی تنخواہیں 6 ماہ سے بند، 40 خاندان فاقوں کے قریب

ہوٹل ارمغان کے 40 ملازمین کو جون سے تنخواہ نہیں ملی، بچوں کی فیسیں اور کرایے ادا نہ ہونے کا خدشہ، لیبر کورٹ میں درخواست دائر

(نمائندہ خصوصی)

ہوٹل ارمغان کے 40 ملازمین کو جون سے تنخواہ نہیں ملی، بچوں کی فیسیں اور کرایے ادا نہ ہونے کا خدشہ، لیبر کورٹ میں درخواست دائر

سنگ ریزہ (نمائندہ خصوصی) — ہوٹل ارمغان کے 40 ملازمین کو جون سے تنخواہ نہیں ملی۔ ہوٹل کے باورچی خانے میں کام کرنے والے 12 باورچی، 8 ویٹر اور 5 صفائی کے ملازمین کا کہنا ہے کہ وہ اب قرض لینے پر مجبور ہیں۔ ان کے مطابق بچوں کی فیسیں، کرایے اور ادویات کے اخراجات ادا نہ ہونے کے برابر ہیں۔ ہوٹل کے باہر ملازمین نے پیر کو احتجاجی بینر لگائے اور لیبر کورٹ میں درخواست دائر کی۔

ہوٹل کے ایک ویٹر نے بتایا کہ اس کے تین بچے ہیں اور وہ روزانہ کام پر آتا ہے لیکن شام کو خالی ہاتھ گھر جاتا ہے۔ باورچی خانے کے ایک ملازم کے مطابق جون کی تنخواہ 18 ہزار روپے بنتی ہے اور اب تک کوئی ادائیگی نہیں ہوئی۔ ملازمین کا کہنا ہے کہ ہوٹل انتظامیہ نے ہر ہفتے نئی تاریخ دی اور ہر بار وعدہ توڑا گیا۔ ایک ملازم کے مطابق اس کے گھر میں راشن ختم ہو چکا ہے اور قرض خواہ روز آ کر تقاضا کر رہے ہیں۔

ہوٹل کے منیجر نے رابطہ کرنے پر کہا کہ کمپنی کے مالکان بیرون ملک ہیں اور رقم بینک کے ذریعے بھیجی جانی تھی جو تاخیر کا شکار ہو گئی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہوٹل کا بل 3 لاکھ روپے ادا کر دیا گیا ہے اور باقی رقم جلد ادا کر دی جائے گی۔ تاہم ملازمین کا کہنا ہے کہ یہ وعدے پہلے بھی کئے گئے تھے اور عملدرآمد نہیں ہوا۔ لیبر کورٹ کے ذرائع کے مطابق پہلی سماعت 22 جون کو مقرر کی گئی ہے۔

لیبر کورٹ کے وکیل عدنان رضوی نے کہا کہ یہ کیس واضح طور پر اجرت کی ادائیگی کا ہے اور عدالت عبوری حکم جاری کر سکتی ہے کہ ملازمین کو کام کے دوران روزانہ کھانا دیا جائے۔ ان کے مطابق اگر ہوٹل انتظامیہ 15 دن میں جواب نہیں دیتی تو عدالت اثاثوں کی ضبطی کا حکم بھی دے سکتی ہے۔ ملازمین کی یونین نے مطالبہ کیا ہے کہ بقایا جات کی ادائیگی کی تاریخ مقرر کی جائے اور آئندہ تنخواہ ہر مہینے کی 5 تاریخ تک ادا کی جائے۔

ہوٹل کے قریب واقع ریلوے کالونی کے رہائشی بھی اس صورتحال سے پریشان ہیں۔ ایک رہائشی کے مطابق ہوٹل کے باورچی خانے سے کام کرنے والے لوگ روزانہ کھانا لے جاتے تھے جو اب بند ہو گیا ہے۔ مقامی دکاندار کا کہنا ہے کہ ہوٹل کے ملازمین کی قوت خرید ختم ہو گئی ہے اور دکانیں خالی پڑی ہیں۔ ریلوے کالونی کی مکین بیگم رخسانہ نے کہا کہ بچے روز پوچھتے ہیں کہ ابو کب گھر آئیں گے۔

ہوٹل کے ملازمین نے کہا کہ وہ پرامن احتجاج کریں گے اور ہوٹل کے سامنے دھرنا دیں گے اگر ان کے بقایا جات ادا نہ کیے گئے۔ ایک ملازم نے کہا کہ ہم نے کبھی ہڑتال نہیں کی لیکن اب بچوں کے سامنے شرمندہ ہونا برداشت سے باہر ہو گیا ہے۔ لیبر کورٹ نے ہوٹل انتظامیہ کو ہدایت کی ہے کہ 7 دن کے اندر تحریری جواب جمع کرائے۔

(صفحہ ۴ پر جاری)

ریلوے کالونی میں نئے کمیونٹی سینٹر کا افتتاح، 12 کمرے اور لائبریری قائم

ریلوے کالونی نمبر 3 میں 2 کروڑ 40 لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر شدہ کمیونٹی سینٹر میں 12 کمرے، لائبریری اور کمپیوٹر لیب قائم، 300 افراد کی گنجائش

ریلوے کالونی نمبر 3 میں 2 کروڑ 40 لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر شدہ کمیونٹی سینٹر میں 12 کمرے، لائبریری اور کمپیوٹر لیب قائم، 300 افراد کی گنجائش

سنگ ریزہ (نمائندہ خصوصی) — ریلوے کالونی نمبر 3 میں 2 کروڑ 40 لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر شدہ کمیونٹی سینٹر کا افتتاح پیر کو ریلوے کالونی کے رہائشی ڈاکٹر نوید اختر نے کیا۔ سینٹر میں 12 کمرے، ایک لائبریری اور کمپیوٹر لیب قائم ہے جبکہ ایک ہال میں 300 افراد کی گنجائش ہے۔ تقریب میں ریلوے کالونی کے مکین، اساتذہ اور طلبہ کی بڑی تعداد شریک ہوئی۔

افتتاح کے بعد ڈاکٹر نوید اختر نے کہا کہ ریلوے کالونی کے بچے برسوں سے پڑھنے کے لیے کوئی مناسب جگہ نہیں رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ لائبریری میں 4 ہزار کتابیں رکھی گئی ہیں اور کمپیوٹر لیب میں 20 کمپیوٹر نصب ہیں جو طلبہ کو مفت استعمال کرنے کی سہولت دیں گے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ان کے فنڈ سے لیب کے لیے 5 کمپیوٹر مزید خریدے جائیں گے۔

سینٹر کی انچارج مسز نگہت پروین نے بتایا کہ ہفتے کے پانچ دن صبح 8 بجے سے شام 5 بجے تک سینٹر کھلا رہے گا۔ ان کے مطابق پہلے ہی دن 60 طلبہ نے رکنیت حاصل کی جن میں زیادہ تر میٹرک اور انٹر کے طلبہ شامل ہیں۔ رکنیت کی فیس طلبہ کے لیے 100 روپے ماہانہ رکھی گئی ہے جبکہ بزرگ شہریوں کے لیے مفت ہے۔ کمپیوٹر کورسز کی فیس 500 روپے ماہانہ ہوگی۔

ریلوے کالونی کے مکین محمد یونس نے کہا کہ بچے سڑک پر کھیلتے تھے اور شام کو محلے میں شور ہوتا تھا۔ اب وہ سینٹر میں پڑھنے جائیں گے تو ہمیں سکون ملے گا۔ ایک اور رہائشی بیگم رخسانہ نے کہا کہ لائبریری میں بیٹھ کر بچے محفوظ رہیں گے اور ان کا وقت اچھا گزرے گا۔ ریلوے حکام نے اعلان کیا کہ اگر یہ تجربہ کامیاب رہا تو دیگر کالونیوں میں بھی ایسے سینٹر بنائے جائیں گے۔

(صفحہ ۴ پر جاری)

ریلوے کالونی میں نئے کمیونٹی سینٹر کا افتتاح